رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵
ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفضل بیداللّٰہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

اللّٰہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی

THE DAILY
ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۱ فروری ۱۹۳۷ء | نمبر ۳۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ - فروری - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کو ابھی درد نقرس کی وجہ سے اس قدر تکلیف ہے ۔ کہ پاؤں کو ذرا سا ہلانے سے بھی سخت درد ہوتا ہے ۔ گزشتہ شب کے درمیانی حصہ میں اس درد کی وجہ سے حضور کی آنکھ کھل گئی ۔ احباب دعا فرمائیں ۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت عطا فرمائے ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔

آج اڑھائی بجے بعد دوپہر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں جناب پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب ایم اے آف آسام نے "تعلیم کے نصب العین" کے موضوع پر انگریزی زبان میں ایک دلچسپ تقریر کی ۔ چار بجے شام کے قریب آپ نے نیشنل لیگ کور کی پریڈ کا جس میں مبلغین بھی شامل تھے معائنہ کیا ۔ اور اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ دن نزدیک ہیں کہ ہر ایک کان کو "انا الموجود" کی آواز آئے

"میں نے بار بار کہا ۔ کہ آؤ ۔ اپنے شکوک مٹالو ۔ پر کوئی نہیں آیا ۔ میں نے فیصلہ کے لئے ہر ایک کو بلایا ۔ پر کسی نے اس طرف رُخ نہیں کیا ۔ میں نے کہا ۔ کہ تم استخارہ کرو ۔ اور رو رو کر خدا تعالیٰ سے چاہو ۔ کہ وہ تم پر حقیقت کھولے ۔ پر تم نے کچھ نہ کیا ۔ اور تکذیب سے بھی باز نہ آئے ۔ خدا نے میری نسبت سچ کہا ۔ کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا ۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا ۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا ۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا" کیا یہ ممکن ہے ۔ کہ ایک شخص درحقیقت سچا ہو ۔ اور ضائع کیا جائے ۔ کیا یہ ہو سکتا ہے ۔ کہ ایک شخص خدا کی طرف سے ہو ۔ اور برباد ہو جائے ۔ پس اے لوگو تم خدا سے مت لڑو ۔ یہ وہ کام ہے ۔ جو خدا تمہارے لئے اور تمہارے ایمان کے لئے کرنا چاہتا ہے ۔ اس کے مزاحم مت ہو ۔ تم بجلی کے سامنے کھڑے ہو سکتے ہو ۔ مگر خدا کے سامنے تمہیں ہرگز طاقت نہیں ۔ اگر یہ کاروبار انسان کی طرف سے ہوتا ۔ تو تمہارے حملوں کی کچھ بھی حاجت نہ تھی ۔ خدا اس کے نیست و نابود کرنے کے لئے خود کافی تھا ۔ افسوس کہ آسمان گواہی دے رہا ہے ۔ اور تم نہیں سنتے اور زمین "ضرورت ضرورت" بیان کر رہی ہے ۔ اور تم نہیں دیکھتے ۔ اے بدبخت قوم اٹھ اور دیکھ کہ اس مصیبت کے وقت میں جو اسلام پیروں کے نیچے کچلا گیا ۔ اور مجرموں کی طرح بے عزت کیا گیا ۔ وہ جھوٹوں میں شمار کیا گیا ۔ وہ ناپاکوں میں لکھا گیا ۔ تو کیا خدا کی غیرت ایسے وقت میں جوش نہ مارتی ۔ اب سمجھ کہ آسمان جھکتا چلا آتا ہے ۔ اور وہ دن نزدیک ہیں کہ ہر ایک کان کو "انا الموجود" کی آواز آئے ۔" (تبلیغ رسالت جلد ۶ صفحہ ۱)

چندہ تحریکِ جدید سال سوم میں شمولیت

ایک مخلص دوست جنہوں نے پہلے سال کی مالی تحریک میں تو حصہ لیا تھا۔ مگر دوسرے سال ان کو مالی مشکلات کا ایسا سامنا ہوا۔ کہ وہ اس میں شامل نہ ہو سکے جس کا انہیں بہت افسوس ہوا تیسرے سال کی تحریک سے ان کے دل میں اور بھی زیادہ احساس ہوا۔ اس پر انہوں نے تیس روپے کا وعدہ کرتے ہوئے لکھا۔ کہ وصیت کے چندے کا بقایا تو میں قسط سے ماہوار ادا کر رہا ہوں مگر سال دوم کے ثواب میں بھی شامل ہونے کی شدید خواہش ہے۔ اگر حضور کا ارشاد ہو تو گذشتہ سال کی تلافی کے طور پر تیسرے سال کا چندہ تحریک جدید بڑھا دوں اس پر حضور نے لکھا۔ "اب تو یہی صورت ہے۔ کہ سال سوم میں رقم بڑھا دیں سال دوم کی نسبت سے"۔

چنانچہ انہوں نے تیسرے سال کے وعدے میں بیس روپے کا اضافہ کر کے پچاس روپے کا وعدہ کیا ہے اور اب تک اس میں سے چالیس روپے ادا بھی ہو چکے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اب انہوں نے حضور کی خدمت میں یہ درخواست کی ہے۔ کہ حضور مزید اجازت فرمائیں۔ کہ سال تمام میں جسقدر بھی اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔ اس پچاس روپے کے وعدے کے علاوہ بھی دے سکوں۔ اس پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے لکھا۔ "عام اجازت دی ہوئی ہے کہ جو حصہ لے وہ سال میں اور بھی زیادہ کر سکتا ہے"۔

حضور کے یہ ہر دو ارشادات اس لئے شائع کئے جا رہے ہیں۔ کہ جن دوستوں نے پہلے یا دوسرے سال میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ اور تیسرے سال میں شامل ہوئے ہیں تو وہ تیسرے سال کے وعدے میں پہلے اور دوسرے سال کی نسبت سے اضافہ کر سکتے ہیں۔ اور جن دوستوں نے تیسرے سال میں حصہ تو لیا ہے۔ مگر محسوس کرتے ہیں کہ سلسلے کی اہم ضروریات کے پیش نظر کم حصہ لیا ہے۔ تو وہ بھی اضافہ کر سکتے ہیں۔ جن دوستوں نے تیسرے سال کے وعدے اب تک نہیں کئے۔ ان کو یاد رہنا چاہیئے۔ کہ وعدوں کے پیش کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ فروری ۱۹۳۷ء ہے۔ جو بالکل قریب آ گئی۔ جو دوست شامل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ ۱۵ تک اپنے وعدے بھجوا دیں۔ تمام جماعتوں اور افراد کو یاد رہنا چاہیئے۔ کہ چندہ تحریک جدید کی جو رقم بھیجی جائے۔ اس کے ساتھ اسم وار تفصیل کے علاوہ یہ بھی تصریح ہونی چاہیئے۔ کہ یہ چندہ سال دوم کا ہے

ناظرین "الفضل" سے ایک ضروری گزارش

چونکہ سامان طباعت خصوصاً کاغذ بہت گراں ہو گیا ہے۔ اس لئے اخبارات نے اپنی قیمتیں بڑھانی شروع کر دی ہیں یا پھر کاغذ بہت ہلکا اور معمولی لگانے لگ گئے ہیں۔ "الفضل" کے معاملہ میں یہ دونوں طریق موزون نہیں۔ عام اقتصادی مشکلات کی وجہ سے قیمت میں اضافہ مناسب نہیں۔ اور کاغذ جو اب لگایا جا رہا ہے۔ اس سے ادنےٰ لگانا قطعاً موزون نہیں۔ کیونکہ الفضل کے فائل اکثر احباب نہائت احتیاط کے ساتھ رکھتے ہیں۔ ہماری تو خواہش ہے کہ زیادہ عمدہ کاغذ لگانے کی گنجائش پیدا ہو۔ ان حالات میں ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ احباب اخبار کی اشاعت بڑھائیں۔ جو دوست خریدار ہیں۔ وہ کم از کم ایک ایک خریدار اور بنائیں۔ اور جو خریدار نہیں۔ مگر دوسروں سے اخبار لے کر مطالعہ کرتے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ خود خریدار بن جائیں۔ تا الفضل آگے کی طرف قدم بڑھ سکے۔ اور پیچھے ہٹنے کے لئے مجبور نہ ہو جائے۔ امید ہے احباب ضرور توجہ فرمائیں گے۔ (مینیجر)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

یکم جنوری سے ۶ فروری ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

غیر ممالک کے مندرجہ ذیل اصحاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے:

No.	Name	Place
1	Abdullah Sultani S/o Sultan	Kampala
2	Yousof S/o Michandi.	"
3	Hamisi S/o Abdul Rahaman.	"
4	Hamisi Bakari S/o Bakari.	"
5	Mr. Adrenics Abdullah.	Budapest
6	" Ngy Bela Anwar.	"
7	" Jaszeb Ritter.	"
8	Maulvi Mohd. Ismail	"
9	Gul Aga Ahmad	"
10	Mr. Safkat Baeram.	"
11	Mrs. Adisatu Alake.	Lagoos
12	Mrs. Baikis Thanni Rahaman	"
13	Aisha Okokodona.	"
14	Adisatu Ade-John.	"
15	Imran Aganbiade.	"
16	Kasim Debari.	"
17	Ishaq Alatishe.	"
18	Ismail Bhanni Ade	"
19	اے۔ ایم محمد سراج الدین صاحب	سیلون
20	احمد محی الدین صاحب	
21	محمد صالح صاحب	جاوا
22	حاجی اگوس سالم صاحب	سماٹرا
23	قمرین صاحب	"
24	مداحین صاحب	"

اخبار احمدیہ

تقرر امیر:۔ جماعت احمدیہ چک ۵۶۵ گ۔ ب ضلع لائلپور کے متفقہ انتخاب کی بنا پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے چودہری محمد الدین صاحب نمبردار سکنہ چک ۵۶۵ گ۔ ب کو ۳۰ اپریل ۱۹۳۷ء تک کے لئے امیر جماعت مقرر فرمایا ہے۔
قائمقام ناظر اعلیٰ قادیان

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) میری اہلیہ عرصہ تین سال سے بیمار ہیں۔ کلیجہ اور سینہ میں درد رہتی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار عبداللہ از سنگر پور بھدرک اڑیسہ (۲) چودہری نذیر احمد صاحب مضطر کچھ عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اور احمدیت کی وجہ سے ان کے رشتہ دار وغیرہ مخالفت بھی کافی کرتے ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا کریں۔ خاکسار بدر الدین کھانہ مغل پورہ (۳) میرے بڑے بھائی صاحب بعارضہ طحال علیل ہیں۔ نیز ہمیں بعض مالی مشکلات در پیش ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ ہم پر فضل نازل کرے۔
خاکسار خلیل الدین احمد منشی قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ

تناسخ کی مضحکہ خیز حمایت

اخباری پراپگنڈا یا روپیہ بٹورنے کا ڈھنگ

ہندو دھرم میں مسئلۂ تناسخ ایک بنیادی مسئلہ ہے۔ لیکن اس قدر کمزور اور اتنا غیر معقول کہ اسے درست ثابت کرنا ہندوؤں کے لئے ناممکن ہے۔ کہنے کو تو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ دنیا میں ہر چیز کی پیدائش کا ہر درجہ تناسخ کے حکم پر قائم ہے۔ انسان کا پیدا ہونا۔ پھر غریب اور امیر کے گھر پیدا ہونا۔ بیمار اور تندرست ہونا۔ قوی اور کمزور ہونا۔ خوبصورت اور بدصورت ہونا۔ یہ سب سابقہ اعمال کے اچھے یا بُرے ہونے پر منحصر ہے۔ اور بطور جزا یا سزا ہے۔ لیکن جب یہ کہا جائے۔ کہ جب تک یہ معلوم نہ ہو۔ کہ جزا کس فعل کی ملی۔ اور سزا کس کی۔ اس وقت تک اس کا کوئی مفید نتیجہ مرتب نہیں ہو سکتا۔ تو اس کا کوئی جواب نہیں دیا جاتا۔ البتہ آئے دن اس قسم کے من گھڑت واقعات آریہ اخبارات میں درج ہوتے رہتے ہیں۔ جن میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ فلاں لڑکا یا لڑکی اپنی سابقہ زندگی کے حالات بیان کرتی ہے۔ اور اسے تناسخ کے ثبوت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ چنانچہ آریہ اخبار "پرکاش" کے ایک حال کے پرچہ میں "پنرجنم کا ایک تازہ ثبوت" کے عنوان سے ایک لڑکے کے متعلق لکھا گیا ہے کہ وہ سابقہ حالات بتا کر لوگوں کو محو حیرت بنا رہا ہے۔ اب اخبار "پرتاپ" (۶ - فروری) میں "مسئلۂ تناسخ کا ایک اور ناقابل تردید ثبوت" پیش کیا گیا ہے۔ جو یہ ہے کہ:-

"ایک سُنار کا سرسالہ بچہ اپنے پچھلے جنم کے مفصل حالات بغیر کسی ہچکچاہٹ کے ٹھیک ٹھیک بتلاتا ہے"

قطع نظر اس سے کہ جو حالات بیان کئے جاتے ہیں۔ وہ کس قدر مضحکہ خیز ہوتے ہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ جب ہر بچہ تناسخ کے ذریعہ پیدا ہوتا ہے تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اپنے سابقہ حالات بتانے والا لڑکا یا لڑکی کبھی کبھی رونما ہوتی ہے۔ کیوں ہر بچہ کو اپنے سابقہ حالات یاد نہیں رہتے۔ اور کیوں وہ اپنے گزشتہ حالات بیان نہیں کرتا۔ چونکہ یہ نہایت معقول سوال ہے اس لئے اس کا نہ صرف آریوں کے پاس کوئی جواب نہیں۔ بلکہ ان میں سے جو معقولیت پسند ہیں۔ وہ اس بات کے قائل ہی نہیں کہ کوئی شخص سابقہ حالات بتا سکتا ہے۔ اور وہ لوگ جو اس قسم کے پروپیگنڈا کی بنا پر بالفاظ "پرکاش" یہ کہتے ہیں۔ کہ "قدرت کی طرف سے آئے دن اس مسئلہ کی تائید ہوتی رہتی ہے۔ لیکن متعصب مسلمان ہیں۔ کہ تناسخ کا مذاق اڑاتے رہتے ہیں" ان کو جھوٹے سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ایک مشہور آریہ لالہ سنسام رائے صاحب ایم اے نے "آریہ بھائیوں کے غور کے لئے چند ضروری باتیں" کے عنوان سے اخبار "آریہ ویر" (۱۷ - جنوری ۱۹۳۷ء) میں ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ جس میں انہوں نے اس قسم کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"میری رائے میں تو یہ سب اخباری پراپگنڈا ہوتا ہے۔ یا عوام سے روپیہ بٹورنے کا ڈھنگ"

اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنے دعوے کی تائید میں دو باتیں پیش کی ہیں ایک تو یہ کہ جب بانی آریہ سماج یہ فیصلہ کر چکے ہیں۔ کہ کوئی انسان گزشتہ جنم کے حالات جان ہی نہیں سکتا۔ تو پھر چھوٹے بچوں کو کس طرح معلوم ہو جاتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ حالات جاننے سے فائدہ کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

"اگر اس قسم کی مثالیں ٹھیک ہیں تو پھر ہمیں ان دو باتوں کا جواب ضرور دینا پڑے گا۔ ایک تو یہ کہ سوامی جی مہاراج اس بارہ میں یوں فرماتے ہیں "جو کوئی پورو اور پچھلے جنم کے ورتمان کو جاننا چاہے۔ تو بھی نہیں جان سکتا۔ کیونکہ جیو کا گیان اور سوروپ الپ ہے۔ یہ بات ایشور کے جاننے یوگ ہے۔ جیو کی نہیں"

سوامی جی مہاراج کا جب یہ سدھانت ہے۔ کہ جاننے کی خواہش کرنے پر بھی کوئی جیو اپنے پچھلے جنم کے حالات نہیں جان سکتا۔ تو بغیر خواہش کے ایک ابودھ بالک کیسے جان سکتا ہے؟ اور اگر بغیر خواہش کے پرماتما اس کے اندر پُرانے جنم کی باتوں کی سمرتی کو تازہ رکھتا ہے تو اس میں پرماتما کا پریوجن کیا ہے دُوسرے یہ کہ جن ابودھ بالکوں کو جنم کی باتیں یاد رہتی ہیں۔ کیا یہ ان کے اچھے کرموں کا پھل ہے؟ یا کیا ان کے اندر پچھلے جنم کو سمرن کرنے کی اچھا اتی پربل ہے؟ اور اگر پچھلے جنم کی باتیں یاد آ جائیں۔ تو اس سے لابھ کیا ہو سکتا ہے۔ جو انہیں اچھے کرموں کا پھل سمجھا جائے گا"

یہ دونوں باتیں نہایت وزنی اور معقول ہیں۔ جب بانی آریہ سماج پچھلے جنم کے حالات کو جاننا ناممکن قرار دیتے ہیں۔ تو ان کے پیروؤں کے لئے یہ کیونکر مناسب ہے۔ کہ اس کے خلاف ثبوت مہیا کرنے کی کوشش کریں۔ دُوسرے اگر پچھلے جنم کی باتوں کا یاد رہنا کوئی خوبی ہے۔ تو اسے یقیناً اچھے اعمال کا نتیجہ سمجھا جائے گا۔ اور جو چیز بطور انعام اور جزا ملے۔ اس کا مفید اور فائدہ بخش ہونا ضروری ہے مگر یہ نہیں بتایا جاتا۔ کہ جن لڑکوں کے متعلق دعوے کیا جاتا ہے۔ کہ وہ پچھلے جنم کے حالات بتاتے ہیں۔ انہیں اس سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟

قرآن کریم کے متعلق ایک سکھ پروفیسر کے دلآزار کلمات

مشن کالج لاہور کے ایک سکھ پروفیسر کے متعلق حال ہی میں اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ اس نے طلباء کے سامنے ایک تقریر کرتے ہوئے مسلمانان عالم کی مقدس مذہبی کتاب قرآن مجید کے متعلق یہ انتہا درجہ کے دل آزار کلمات استعمال کئے۔ کہ ہندوستان کے خاندان مغلیہ کے زوال کا اصل سبب قرآن کریم کی تقلید تھا۔ جب پروفیسر مذکور کے ان الفاظ پر مسلمان طلباء برافروختہ ہوئے۔ اور انہوں نے اسے ٹوکا۔ تو وہ کہنے لگا۔ جس شخص کو میری تقریر پسند نہیں وہ کلاس روم سے باہر جا سکتا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ واقعہ نہ صرف اس لحاظ سے سخت افسوسناک ہے۔ کہ اس سے مسلمانوں کی شدید دل آزاری ہوئی۔ اور ان کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگی۔ ۔ ۔ بلکہ اس لحاظ سے بھی افسوسناک ہے۔ کہ پروفیسر مذکور نے جو کچھ کہا۔ وہ سرتاپا غلط اور جھوٹ ہے۔ خاندان مغلیہ کے زوال کے اسباب پر بحث کرنا اس وقت ہمارے مدنظر نہیں۔ لیکن ہم علے وجہ البصیرت اس بات کو ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ اس خاندان کے زوال کا اصل سبب تقلید قرآن نہیں۔ بلکہ قرآن کریم کی تعلیمات سے بے اعتنائی اور اس کے اوامر سے روگردانی اور پہلو تہی تھا۔ ورنہ قرآن کریم کی تعلیمات تو ایسی بابرکت اور بنی نوع انسان کو بام رفعت پر پہنچانے والی ہیں۔ کہ اسی قرآن کی اتباع کی بدولت عرب کے بادیہ نشین چند سالوں میں ہی قیصر و کسریٰ کے تختوں کے مالک بن گئے۔ اور اکناف عالم میں ان کی شوکت اور عظمت کا دبدبہ بیٹھ گیا۔ بہرحال قرآن کریم کے متعلق اس قسم کے بیہودہ الفاظ کا استعمال بہت افسوسناک ہے اور ہم مشن کالج کے پرنسپل صاحب کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ پروفیسر مذکور کو سرزنش کریں۔ اور اسے آئندہ کے لئے محتاط رہنے کا سبق دیں۔

خاتم (بفتح تا) کے معنوں کے متعلق تحقیق

رسالہ "طلوع اسلام" کے ایک گزشتہ پرچہ میں خاتم کے معنوں کے متعلق ایک مضمون کا اقتباس جو رسالہ مسلم ورلڈ سے لیا گیا ہے شائع ہؤا ہے۔ مضمون کا ماحصل یہ ہے کہ خاتم بمعنی آخر کی تائید تو کتب لغت کرتی ہیں۔ لیکن افضل اور اکمل کے معنوں میں اس کا استعمال نظر نہیں آتا۔ اور جماعت احمدیہ جو خاتم النبیین کے معنے افضل الانبیا کرتی ہے یہ صحیح نہیں یہ درست ہے کہ لغت کی کتابوں میں خاتم کے معنی آخرھم لکھے ہیں۔ لیکن محققانہ نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے۔ اس کا استعمال آخر کے معنوں میں نہیں ہوتا۔ لغت والوں نے خاتم کے معنی آخر کرتے ہوئے کوئی سند پیش نہیں کی۔ صرف خاتم النبیین کی آیت ہی پیش کی ہے۔ جس سے یہ ظن غالب ہے کہ انہوں نے اپنے عقیدہ کے ماتحت ایسے معنے کئے ہیں۔ جیسا کہ منتہی الارب والے نے انہ لعلم للساعۃ کے معنے ظہور عیسےٰ علیہ السلام لکھ دیئے۔ حالانکہ ان معنوں کا متحمل کوئی بھی لفظ نہیں۔ محققین اس نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ کہ خاتم کے صحیح اور حقیقی معنے مہر کے ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں ص۱۲۹ تا ص۱۲۴ خاتم کے لفظ کے متعلق جو طویل بحث کی گئی ہے۔ اس میں اس کے معنی Seal یعنے مہر Signet ring یعنے مہر لگانے والی انگوٹھی Impression یعنے نقش دیئے ہیں۔ مصنفین نے اس کی تحقیق بہت گہری کی ہے۔ اور اس کے استعمال کی کثرت سے مثالیں دی ہیں۔ لیکن کہیں بھی آخر کے معنی نہیں آئے۔ علامہ زمخشری نے اپنی تفسیر کشاف میں لکھا ہے الخاتم بفتح تا الطابع وبکسر تا الطابع وفاعل الختم۔ یعنی خاتم بفتح تا کے معنے مہر کے ہیں اور بالکسر اس کے معنی مہر لگانے والے اور ختم کرنے والے کے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ خاتم بفتح تا کے معنی تو مہر ہیں لیکن بالکسر کے معنی آخر کے ہیں۔ اسی طرح ابو عبیدہ جو ایک ماہر زبان تھے۔ ان کی رائے تفسیر فتح البیان میں یوں لکھی ہے۔ قال ابو عبیدہ الوجہ الکسر لان التاویل انہ ختمھم فھو خاتمھم وانہ خاتم النبیین وخاتم النبیین آخرہ۔ یعنی خاتم النبیین خاتم بکسر تا ہے۔ کیونکہ اس کے معنی ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نبیوں کو ختم کر دیا۔ اور خاتم بکسر تا ہر چیز کے آخر کو کہتے ہیں۔ ابو عبیدہ خاتم بفتح تا کی قرأت کو ترک کرتا ہے۔ اور خاتم بالکسر والی قرأت کو مقدم کر کے خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کرتا ہے۔ اگر فی الحقیقت خاتَم کے معنی آخر کے ہوتے تو کوئی ضرورت نہ تھی۔ کہ اس کو ترک کر کے خاتِم کو مقدم کیا جاتا۔ اور پھر آخر کے معنی کئے جاتے۔

کہا جاتا ہے کہ مہر بھی تو دستاویز کے آخر میں لگتی ہے۔ اس لئے آخر کا مفہوم پھر بھی قائم رہا۔ مگر یہ بات غلط ہے۔ کیونکہ ضروری نہیں کہ مہر دستاویز کے آخر میں ہو۔ مہریں دستاویز کے ابتدا میں بھی ہوتی ہیں۔ خصوصاً اعلےٰ قسم کی مواہیر۔

بہر حال مہر سے آخر کا مفہوم کسی صورت میں مترشح نہیں ہوتا۔ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں مہر کے مختلف اغراض کے لئے استعمال کا ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

In the East the Seal takes the place of Signature, it is the former which gives Validity to doceements The Seal is also used as a gaurantee that property will remain in Contact. Ic is also used as Stamp property as a mark of owner-Ship.

مندرجہ بالا اغراض میں سے کوئی بھی ایسی غرض نہیں جس سے آخر کا مفہوم مترشح ہو۔ اب سوال صرف خاتم کے افضل اور اکمل کے معنوں میں استعمال ہونے کے متعلق ہے۔ سو اس کے لئے مندرجہ ذیل شہادتیں پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) عربی زبان میں خاتم کا لفظ محاورتاً جمع کی طرف مضاف ہو کر بکثرت استعمال ہوتا ہے۔ جیسے خاتم الشعراء۔ خاتم الکرماء خاتم الاولیاء اور ان محاورات میں افضل اور کامل کے معنے ہی لئے جاسکتے ہیں۔ کوئی خاتم الشعراء کے معنی آخری شاعر نہیں کرتا۔ بلکہ افضل الشعراء ہی معنے کئے جاتے ہیں۔

(۲) عربی زبان میں ایک محاورہ ہے۔ سبقت ھدیتھم الیہ بختامھا۔ اس کا ذکر زمخشری نے اساس البلاغہ اور لین (Lane) نے اپنی مشہور عربی انگریزی ڈکشنری میں کیا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے معنی بھی دیئے ہیں۔ وہ اس کا مفہوم یہ لکھتا ہے۔

Their present was Sent to him with what rendred it Complete or perfect

یعنے انہوں نے اپنا تحفہ اس کے پاس اس چیز کے ساتھ بھیجا جس نے اس کو کامل یا مکمل کر دیا۔ یہاں خاتم کا مفہوم Complete or perfect سے ادا کیا گیا ہے۔ پس معلوم ہؤا۔ کہ خاتم کا لفظ کامل کے معنوں میں عربی زبان میں مستعمل ہوتا ہے۔

(۳) حزقیل نبی کی کتاب میں خدا تعالےٰ اس نبی کو فرماتا ہے۔ کہ تو صور کے بادشاہ پر نوحہ کر۔ اور اسے یوں کہہ کہ خداوند فرماتا ہے۔ تو خاتم الکمال ہے۔ تو دانش سے معمور اور اصل جمال ہے۔ (حزقیل ۲۸/۱۱) (عربی بائیبل کو میں نے دیکھا ہے تو وہاں خاتم الکمال بفتح تا ہی ہے) اس کی تفسیر پادری Thomas Scot اپنی Commentary کی جلد پانچ صفحہ ۵۸۸ پر یوں کرتا ہے۔

He Vainly thought himself to be the Sum of all excellency and that his ability personal Accomplishment, Authority and Splendour Comprised the fallness of his wisdom and perfection of beauty.

یعنے اس نے (صور بادشاہ) حماقت سے اپنے آپ کو جامع کمالات تصور کر لیا۔ اور یہ کہ اس کی قابلیتیں و ذاتی خوبیاں اور جاہ و حشمت کامل عقل اور مکمل خوبصورتی لئے ہوئے ہے۔

یہاں خاتم الکمال کا مفہوم Sum of all excellency یعنے جامع کمالات یا بالفاظ دیگر کامل اور افضل طور پر کمالات رکھنے والا سے ادا کیا گیا ہے۔ بائیبل کی یہ شہادت بھی بتا رہی ہے کہ خاتم کا لفظ کامل و افضل کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔

(۴) اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ خاتم کے معنے آخر کے ہیں۔ تو پھر بھی افضل اور اکمل کے معنوں کی نفی نہیں ہوتی۔ بلکہ تائید ہوتی ہے۔ کیونکہ آخر بلحاظ درجہ کے بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ کہتے ہیں ہائیکورٹ آخری عدالت ہے اور بلحاظ زمانے کے بھی ہوتا ہے۔ جیسے کوئی کہے عبداللہ ابن احمل سپین کا آخری مسلمان بادشاہ تھا۔ لیکن تاخر زمانی میں کوئی مدح اور تعریف نہیں۔ ہاں درجہ کے لحاظ سے آخری ہونا قابلِ تعریف ہے۔ پس جب خاتم کا لفظ بطور مدح مستعمل ہو نہ کہ بطور تاریخی واقعہ کے تو وہاں عقلاً درجہ کے لحاظ سے آخر یعنے افضل ہی کے معنی ہوں گے۔ نہ کہ آخر بلحاظ زمانہ کے:۔

مندرجہ بالا حوالہ جات شاہد ناطق ہیں کہ خاتم کا لفظ افضل کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔

خاکسار۔ محمد عمر احمدی بی۔ ایس۔ سی
احمدیہ مبارک منزل لاہور

یورپ پر عرب اطبا کا بے نظیر احسان

یوں تو ہر علم وفن میں یورپ نے قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی خوشہ چینی کی ہے۔ اور ان سے فلسفہ۔ منطق۔ ہندسہ۔ غرضیکہ تمام بڑے بڑے علوم سیکھے۔ لیکن سب سے زیادہ عربوں کے جس فن سے اہل یورپ نے استفادہ کیا۔ وہ ان کا فن طبابت تھا اسلام نے قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں میں ذوق علم وشوق تفحص کی جو عظیم الشان روح پیدا کر دی تھی۔ اور اس نے علوم وفنون کے میدان میں جو شاندار نتائج پیدا کئے وُہ بالکل یگانہ حیثیت رکھتے ہیں۔ علم کا کوئی میدان ایسا نہ تھا جسے مسلمانوں کے سمند شوق نے پامال نہ کیا ہو۔ اور فنون کا کوئی سمندر ایسا نہ تھا جس کی تہ کو انہوں نے نہ کھنگال ڈالا ہو۔ اور ان سے نئے نئے موتی نہ نکالے ہوں۔ قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں کی یہ وہ اسلامی شان تھی جس سے آج کے مسلمان سراسر محروم ہیں۔ آج ان میں نہ دینی علوم کی کوئی جھلک باقی ہے۔ اور نہ دنیاوی علوم کی۔ نہ ان کے پاس کوئی فن ہے۔ اور نہ ہنر اور بدتر طرہ یہ کہ ان کے دل میں اس کی کوئی خواہش بھی موجود نہیں۔ لیکن ان کے آباؤ اجداد وہ لوگ تھے۔ جن کے ذہن رسا اور دست معجز نما نے دنیا کو ہر علم سے اور ہر فن سے نوازا۔

غرض عربوں کے ذوق علم وتمدن کی وسعت نے ہر گوشے اور ہر پہلو کا احاطہ کیا۔ اور خصوصاً فنِ طب میں جو کمال حاصل کیا۔ وہ اپنے اندر ایک امتیازی خصوصیت رکھتا ہے۔ عربوں کا یہی کمالِ فن تھا۔ کہ ازمنہ وسطےٰ میں یورپ کی درسگاہوں میں نہ صرف حکماء عرب کا فلسفہ پڑھایا جاتا تھا۔ بلکہ طب بھی ان کے نصاب کا لازمی حصہ ہوتی تھی۔ بوعلی سینا۔ ابن رشد۔ ابن زھر۔ ابن طفیل۔ ابن زوہیہ۔ اور ذکریا رازی کی کتابیں فن طب کا نہایت ہی گراں قدر سرمایہ تھیں۔ بوعلی سینا کے "قانون" "Canon" کا ذکر آج تک جدید طب کی تاریخ میں موجود ہے یہ کتاب سولہویں صدی تک روم اور پیرس کی طبی درسگاہوں میں بطور نصاب شامل تھی۔ اور اس وقت تک تاریخ طب میں Avicenna. (ایوی سینا) Averroes the Great (ایوروس دی گریٹ) اور Avempaca (ایوے پاکا) کے جو نام آتے ہیں۔ وہ دراصل بوعلی سینا۔ ابن رشد۔ اور ابن باجہ کے عربی ناموں کے ہی انگریزی تلفظ ہیں اور ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ازمنہ وسطیٰ کی دنیائے طب میں ان ناموں کو کس درجہ شہرت حاصل تھی۔

عربی فن طب کے اس بے نظیر عروج کا سب سے بڑا ثبوت اس کی وہ بیشمار مصطلحات ہیں جو اس وقت تک یورپین زبانوں کا ایک حصہ قرار پا چکی ہیں۔ اور اگر انہیں علیحدہ کر دیا جائے۔ تو انگریزی طب کا سرمایہ الفاظ بالکل ادھورا اور نامکمل رہ جائے ذیل میں نمونۃً چند انگریزی الفاظ دیئے جاتے ہیں۔ جو عربی اسمائے سے اخذ کئے گئے ہیں۔

عربی	English
الکیمیا	Alchemy
الکحل	Alcohol
عرق	Arrack
عنبر	Amber
تمر ہند	Tamarind
یاسمین	Jesamine
تریاق	Theriac
قند	Candy
کافور	Camphor
بلور	Blawer
الاکسیر	Elixir
جرثومہ	Germ
مشک	Musk
نرگس	Narcissus
زعفران	Saffron
لیموں	Lemon
قرنفل	Caryophylli
قنب	Canabe
سنبل	Sumbul
شربت	Sherbet

اپنی تجارت کو ترقی دینے کے نہایت مفید گر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ احمدی نوجوانوں کی بہبود کے پیش نظر انہیں اپنی تقاریر میں ملازمتوں کی بجائے تجارت کی طرف متوجہ فرماتے رہتے ہیں۔ اس لئے کہ تجارت غلامی کی بجائے حریت اور آزادی کا سبق دیتی ہے۔ اور اسی میں جماعت کی اقتصادی مشکلات کا حل مضمر ہے۔ ذیل میں تجارتی معلومات میں قدرے اضافہ کرنے کی غرض سے پروفیسر ڈونلڈ اے لیرڈ کے ایک دلچسپ مقالہ کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

زمانۂ حاضرہ کے تجارتی کاروبار میں نفسیاتی تحقیق نمایاں حصہ لے رہی ہے۔ نئے تاجر بعض ایسے ماہرین علم النفس کی خدمات حاصل کرتے ہیں۔ جو خریداروں کی حرکات و سکنات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اکثر ان کی تحقیقات منافع کے ازدیاد کا باعث ہوتی ہیں۔ وُہ ان باتوں پر غور کرتے رہتے ہیں۔ کہ دکان کی نمائشی کھڑکیوں کے کونسے رنگ ایسے ہیں۔ جو سب سے زیادہ لوگوں کے لئے جاذبِ توجہ ثابت ہوتے ہیں اگر اشیاء کی قیمت ایک روپیہ ۵ آنے مقرر کی جائے تو زیادہ گاہک آتے ہیں۔ یا دو روپیہ مقرر کرنے سے۔ چنانچہ ان سوالات کے جوابات ہزاروں روپیہ کے منافع کا باعث بنتے ہیں۔

اس امر کے دریافت کرنے کے لئے کہ کھڑکیوں کی کس قسم کی زینت اشیاء کی زیادہ فروخت کا باعث ہوتی ہے۔ ماہرین علم النفس نے اپنے تئیں کھڑکی کے پچھلے حصہ میں پردوں کے پیچھے چھپا لیا ایک چھوٹے سے سوراخ میں سے دیکھتے ہوئے جبکہ وُہ لوگوں کی نظروں سے مخفی تھے۔ انہوں نے ان مردوں اور عورتوں کے صحیح اعداد محفوظ کئے۔ جو اشیاء کو دیکھنے کے لئے کھڑکی کے سامنے آئے۔ اس امر کو بھی ملحوظ رکھا۔ کہ لوگ کتنی دیر تک دیکھتے رہے۔ کتنی اشیا پر نظر ڈالی۔ ان کے لباس امیرانہ تھے یا غریبانہ اور سب سے زیادہ یہ کہ کھڑکی کی اشیاء پر نظر ڈالنے کے بعد کتنے لوگ دکان کے اندر داخل ہوئے۔

یہ امر پایۂ ثبوت تک پہونچ چکا ہے کہ جب اشیاء کی قیمت بجائے دو روپیہ یا تین روپیہ رکھنے کے ایک روپیہ ۱۵ آنے یا دو روپے ۱۵ آنے مقرر کی جائے۔ تو زیادہ لوگ اشیاء دیکھنے کے لئے ٹھہرتے اور دوکان میں سودا لینے کے لئے داخل ہوتے ہیں۔ اور یہ معمولی سی قیمت میں کمی زیادہ منافع کا باعث ہوتی ہے۔

سرخ رنگ زیادہ جاذبِ نظر ثابت ہوئے ہیں۔ شائد اس لئے کہ وحشت و بربریت ہماری طبائع سے ابھی کلیۃً دور نہیں ہوئی۔ نیلا اور سبز رنگ شائد خوبصورتی میں تو سرخ سے زیادہ ہو لیکن سرخ کی طرح منافع آور نہیں۔

جب کھڑکیوں میں ایسی اشیاء کی نمائش ہو۔ جن کے متعلق مقامی اخبارات میں اشتہار شائع ہؤا ہو تو زیادہ لوگ ٹھہرتے دیکھتے اور خریدتے ہیں۔ اگر کھڑکیوں میں سارا دن روشنی رکھی جائے۔ تو یہ بھی کاروبار میں ممد ہوتی ہے۔

لیکن دوکان کے اندر داخل ہوکر ہر مرد و زن فطرتِ انسانی کے ایک دلچسپ پہلو کا اظہار کرنا شروع کر دیتا ہے۔ ماہرین اپنے تئیں گاہک ظاہر کرتے ہوئے دوکان میں لوگوں کے پاس کھڑے رہتے ہیں۔ بظاہر وُہ ان اشیاء کو دیکھ رہے ہوتے ہیں جو دوکاندار انہیں پیش کر رہا ہوتا ہے لیکن وُہ فی الحقیقت گاہکوں کی نقل وحرکت اور عجیب وغریب طرزِ عمل ملاحظہ کرتے رہتے ہیں۔

انہوں نے تحقیق کی ہے۔ کہ اکثر گاہک دوکان کے اندر داخل ہوتے ہی دائیں طرف مڑتے ہیں۔

اس لئے دانا تاجر ان اشیاء کو جنہیں وہ جلد فروخت کرنا چاہتا ہے دروازے کے دائیں طرف رکھتا ہے کچھ قدم چلنے کے بعد گاہک اکثر کسی نہ کسی طرف ۔ بالعموم دائیں طرف پھرنا چاہتا ہے۔ اس امر کے پیش نظر عقلمند تاجر اپنی اشیاء اس طرز پر رکھتا ہے۔ کہ دائیں اور بائیں جانب گھومنے کے لئے روشیں بن جاتی ہیں تاکہ گاہک اپنے فطری رجحان کے تتبع میں دائیں یا بائیں چکر لگانے ہوئے ساری دوکان دیکھ لے۔ گاہک دائیں یا بائیں گھومتا ہی چلا جاتا ہے قطع نظر اس سے کہ وہ کہاں آ کر نکلتا ہے ؛؛

لیکن جب تک کہ تاجر اس امر کا خاص اہتمام نہ کرے۔ اس کے تمام گاہک اس فطری رجحان کے ماتحت دوکان کے ایک ہی حصہ میں جمع ہو جائیں گے۔ اور اس اژدہام کی وجہ سے کاروبار بہت حد تک رک جائیگا اس لئے دوکان کے دائیں طرف زیادہ وسیع جگہ بنانی پڑے گی ۔ تا لوگ کاروبار میں مزاحم ہونے کے بغیر اپنے فطرتی تقاضا کا آسانی سے تتبع کر سکیں ۔ یا پھر لوگوں کی توجہ کو بائیں جانب منعطف کرنے کے لئے بائیں طرف مخصوص مراعات وغیرہ کے تختے لگانے پڑیں گے جو بعض لوگوں کے لئے جاذب توجہ ہونگی اس طرح ایک ہی طرف اژدہام کا خطرہ کسی قدر کم ہو جائے گا ؛؛

بالعموم گاہک ابتداءً اس شے پر نظر ڈالتا ہے۔ جو سرخ ہو ۔ پھر سبز اس سے کم نارنجی رنگ جاذب نظر ہے ارغوانی رنگ کی طرف سب سے کم دیکھا جاتا ہے ۔ سوائے اس کے کہ گاہک کسی خاص شے میں دلچسپی لیتا ہو۔ اس کی نگاہ ہر دو سیکنڈ کے بعد بدلتی ہے۔ تصاویر بھی گاہک کی توجہ اپنی طرف پھیر لیتی ہیں ۔ ایک گھڑی کے چھوٹے سے اشتہار میں جب اس گھڑی کی تصویر بھی شامل کر دی گئی۔ تو اس کی فروخت ۳۳ - فیصدی بڑھ گئی ۔ زرد کاغذ پر سیاہ حروف آسانی

سے پڑھے جاتے ہیں ۔ اشیاء کی قلیل تعداد کی نمائش ان کی فروخت آسان کر دیتی ہے ؛؛

ماہرین اس نتیجہ پر پہنچے ہیں ۔ کہ جب ہم کوئی چیز خریدنے کے لئے دوکان میں جاتے ہیں ۔ تو ہمیں اپنے اعزاز کا مبالغہ آمیز احساس ہوتا ہے ہم ان دوکانداروں سے زیادہ اشیاء خریدتے ہیں ۔ جو ہم سے اس طرح پیش آتے ہیں ۔ جیسا کہ ہم اور نہیں ۔ تو کم از کم نواب ضرور ہیں ۔ تاجروں کے آداب و اخلاق سے ہم متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے ۔ نیویارک میں جب ایک شبانہ کلب نے اشتہار دیا ۔ کہ ایک شریف روسی اس میں دربان مقرر کیا گیا ہے ۔ تو درحقیقت گاہکوں کی اسی فطری کمزوری سے فائدہ اٹھایا گیا تھا ۔ جو یہ پسند کرتے ہیں کہ انہیں بہت زیادہ اہمیت دی جائے ذاتی اعزاز کا یہ مبالغہ آمیز احساس سودا خریدتے وقت کبھی اس حد تک تیز ہو جاتا ہے ۔ کہ اس کی وجہ سے گاہک ایسی گراں اشیاء بھی خرید لیتے ہیں ۔ جن کے خریدنے کی بصورت دیگر ان میں استطاعت نہیں ہوتی ۔ نیز اکثر گاہک دوکاندار کے دل میں اپنی اہمیت کا احساس پیدا کرنے کے لئے سودا خریدتے ہیں ۔ اسی لئے خرید شدہ اشیاء اکثر اگلے دن واپس کر دی جاتی ہیں ۔ جب خریدار گھر پہونچتے ہیں اور ان کے حواس اصلی حالت پر آجاتے ہیں ۔ تو وہ اس امر پر نادم ہوتے ہیں کہ وہ حد سے زیادہ رقم خرچ کر چکے ہیں ؛؛

فطرتِ انسانی کی ایک اور کمزوری جو ان تحقیقوں کی وجہ سے واضح ہوئی ہے ۔ یہ ہے ۔ کہ دوکان میں داخل ہوتے ہی گاہکوں کی آنکھ چندھیا سی جاتی ہے ۔ وہ دوکان میں ورطۂ حیرت ہی میں پھرتے رہتے ہیں ۔ معاملات پر اس طرح سے غور نہیں کر سکتے جس طرح پر کہ گھر میں اطمینان سے بیٹھ کر کرتے ہیں ۔ یہ ذہنی اختلال غالباً اس وجہ

سے ہوتا ہے ۔ کہ ان کے سامنے بہت سی اشیاء ہوتی ہیں ۔ جن میں وہ آسانی سے اپنے لئے انتخاب نہیں کر سکتے ۔

زیادہ دیر دوکان میں ٹھہرنے سے انتخاب میں سہولت پیدا نہیں ہوتی ۔ بلکہ اختلال بڑھتا ہی چلا جاتا ہے ۔ اس گھبراہٹ میں لوگ بعض اوقات ایسے جوتے خرید لیتے ہیں ۔ جو ان کے پاؤں سے بہت چھوٹے ہوتے ہیں ۔ دوکاندار کی باتوں کا غلط مفہوم لے لیتے ہیں ۔ اپنی چھتریاں ۔ ہینڈ بیگ اور بنڈل وہاں ہی بھول جاتے ہیں ؛؛

سب سے زیادہ دقت اس لئے پیش آتی ہے ۔ کہ بہت سے لوگ اشیاء کی خرید کے متعلق فیصلہ نہیں کر سکتے ۔ ایسے لوگوں میں عورتوں کی کثرت ہے مرد اکثر وہی اشیاء خرید لیتے ہیں ۔ جو انہیں پہلے دکھائی جاتی ہیں ۔ عورتیں جتنی زیادہ اشیاء دیکھتی چلی جاتی ہیں انتخاب اتنا ہی ان کے لئے مشکل ہوتا چلا جاتا ہے ۔ لیکن جب وہ صرف دو اشیاء دیکھیں ۔ تو اپنی دائیں طرف کی چیز خریدنا انہیں زیادہ مرغوب ہوتا ہے

کیونکہ خواہ دائیں طرف کی چیز ذرہ بھر بھی بہتر نہ ہو ۔ اس کے انتخاب میں کوئی امر مانع نہیں ہوتا ۔ ان کا انتخاب اس وقت آسان ہو جاتا ہے ۔ جبکہ وہ اشیاء کو ہاتھ میں اٹھا کر دیکھ سکیں کسی شیشے کے اندر بند رکھی ہوئی چیزوں کی بجائے وہ اشیاء زیادہ فروخت ہوتی ہیں ۔ جو باہر کھلی پڑی ہوں ۔ اور ان میں سے بھی وہ جن کا ہاتھ میں اٹھانا زیادہ آسان ہو دیکھا گیا ہے ۔ کہ جب اشیاء باہر ایسی طرز پر رکھی جائیں ۔ کہ ان کے دستے آسانی سے ہاتھ میں آ جائیں ۔ تو ان کی فروخت بہ نسبت اس کے کہ وہ ایسی طرز پر رکھی جائیں ۔ کہ دستے آسانی سے ہاتھ میں نہ لئے جا سکیں ۔ خواہ وہ باہر ہی ہوں ۔ ۲۲ ۔ فیصدی زیادہ ہوتی ہے ۔ اس لئے تجار ایسی طرز پر اشیاء کی نمائش کرتے ہیں ۔ کہ وہ بسہولت اٹھائی جا سکیں ؛؛

خاکسار خالد بی اے (آنرز)
رکن مجلس انصار "سلطان القلم"

اچھوتوں کا مندروں میں داخلہ

اچھوتوں کے لیڈر مسٹر امبیدکر کے اعلان تبدیلیٔ مذہب کے بعد بعض موقعہ شناس ہندوؤں نے اچھوتوں سے یہ کہکر کہ ہم مندروں کے دروازے تم پر کھول دیں گے ۔ ان کو فریب دینا چاہا ۔ اور اچھوت بیچارے اسی بات سے خوش ہو گئے ۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مندروں میں داخلہ بھی آسان کام نہیں ۔ چنانچہ السٹرٹیڈ ویکلی آف انڈیا ۲۴ جنوری ۱۹۳۷ء میں ایک مضمون شائع ہوا ہے ۔ جس کا ترجمہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے

ہز ہائینس مہاراجہ ٹراونکور کا یہ اعلان کہ اچھوتوں کو مندروں میں داخل ہونے کی اجازت ہوگی ۔ اچھوتوں کے لئے میگنا کارٹا سے کم نہیں ۔ ٹراونکور کے ہریجن اپنے دوسرے مالاباری بھائیوں کے ساتھ کٹر ہندوؤں کے ہاتھوں سخت تکلیف میں تھے ۔ اور اس حالت میں مہاراجہ صاحب کا اعلان نہایت ہی قابل تعریف عمل ہے ۔ مہاراجہ صاحب کے اس اعلان سے جو عمل پیدا ہوگا ۔ وہ چار قسم کا ہوگا ۔ پہلا عمل یہ ہوگا ۔ کہ اچھوت خود ہی مندروں میں داخل نہ ہونا چاہیں گے ۔ کیونکہ ان کے دلوں میں یہ بات بیٹھی ہوئی ہے ۔ کہ اونچی ذات والے مندر میں داخل ہونا گناہ کبیرہ ہے ۔ اور اس طرح سے وہ اس اعلان سے فائدہ نہ اٹھا سکیں گے ؛؛

دوسرے ۔ بعض غیر برہمن بھی ہریجنوں کے ساتھ بلکہ برہمنوں سے بڑھ کر ہریجنوں کے ساتھ تشدد سے پیش آتے ہیں اور مہاراجہ صاحب کے افسران کو اس تشدد کا سامنا کرنا پڑیگا ۔ اور یہ امر بھی مشکل کا موجب ہوگا

تیسرے ۔ مہاراجہ صاحب کٹر ہندو ہیں ۔ اس لئے وہ طرح طرح کی مشکلات حائل کریں گے ۔ اور جو لوگ ان کے طرز عمل سے واقف ہیں ۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں ۔ چوتھے ۔ سناتنی اور ان کے زیر اثر لوگ اس اصلاحی کام کے نتائج کو خراب کرنے پر تلے ہوئے ہیں ۔ اور وہ ایسے مندروں کا بائیکاٹ کر دیں گے ۔

الفضل کا ہفتہ وار مکتوب جاپان

جاپان کی پارلیمنٹ کا ایک خاص اجلاس

(الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے)

کوبے ۲۲ جنوری۔ (بذریعہ ہوائی ڈاک) سالِ نو کی تعطیلات ختم ہونے پر پارلیمنٹ کا اجلاس ۲۱ جنوری سے دوبارہ شروع ہوا۔ اس تاریخ کو قبل از دوپہر ایوانِ عالی کا اجلاس ہوا۔ اور بعداز دوپہر ایوان عام کا۔ دونوں اجلاسوں میں وزیراعظم۔ وزیر خارجیہ اور وزیر مالیات نے تقریریں کیں اور ملک کی پولٹیکل جماعتوں کے نمائندوں نے حسب معمول گورنمنٹ کے طرز عمل پر جرح قدح کی۔ ملک کی مسلسل اور تیز رفتار ترقی پر اظہار اطمینان کرتے ہوئے۔ وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں ان امور کا ذکر کیا۔ جن کے ذریعہ سے موجودہ گورنمنٹ ملک کی اصول تجاویز اور حکمت عملیوں کو فعلی رنگ میں جاری کرنا چاہتی ہے۔ اسی سلسلہ میں انہوں نے ملک کے دفاعی انتظامات تعلیم کی اصلاح۔ قومی صحت کو ترقی پذیر کرنے کی جدوجہد مصنوعات ملکی۔ اور تجارت کے فروغ۔ ایندھن۔ لوہے اور پارچہ جات کی صنعت کے لئے خام اشیا کی فراہمی۔ ہوابازی اور جہازرانی کی ترقی پر محمول تجاویز اور کم شرح سود وغیرہ وغیرہ امور کا ذکر کیا۔

جاپان چین اور روس

وزیر خارجیہ نے اجمالی طور پر جاپان کی دوران سال میں ڈپلومیٹک سعی ہائے بلیغ کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ چین کے متعلق جاپان کے مدنظر صرف یہ بات ہے۔ کہ چین اور جاپان میں حقیقی دوستانہ تعلقات قائم ہو کر دونوں ملکوں کی فلاح و کامیابی کا موجب بنیں۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ اس راستہ میں طرح طرح کی مشکلات حائل ہیں۔ مگر ساتھ ہی اس امید کا اظہار کیا۔ کہ دونوں ملکوں کے رہنما ایک نئے اور تازہ عزم کے ساتھ ان مشکلات کو راستے سے دور کرنے کی کوشش کرینگے۔ روسی جاپانی تعلقات پر نظر ڈالتے ہوئے انہوں نے افسوس کیا۔ کہ روس نے عین آخری لمحوں میں حقوق ماہی گیری کے متعلق اس معاہدہ پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ جس کو بہت سا وقت خرچ کر کے تیار کیا گیا تھا۔ تاہم انہوں نے کہا۔ کہ یہ غنیمت ہے۔ کہ معاہدہ سابق کی میعاد میں ایک سال کی توسیع عمل میں آگئی۔ اور اس توقع کا اظہار کیا۔ کہ اس دوران میں کوئی زیادہ مستقل سمجھوتہ ہو جائیگا نیز اس امر پر اظہار اطمینان کیا۔ کہ روس کے بعض بعض علاقوں میں تیل کشید کرنے کے جو حقوق جاپان کو حاصل چلے آتے ہیں۔ انکے متعلق تسلی بخش سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ سرحدی تنازعوں کے متعلق انہوں نے یہ امید ظاہر کی کہ کمیشن ہائے زیر غور کے قیام کے بعد سرحد کی فضا بہتر ہو جائیگی۔ ان کمیشنوں کے سلسلہ میں اصولی طور پر تمام ضروری امور کا تصفیہ ہو چکا ہے۔ صرف ایک دو باتیں باقی ہیں۔ جرمن جاپان معاہدہ کی بابت انہوں نے کہا۔ کہ یہ صرف روسی کومنٹرن کی انقلاب انگیز کارروائیوں کے خلاف متحدہ حفاظت کا ایک طریق اختیار کیا گیا ہے۔ اور یہ کہ اس سے زیادہ اس معاہدہ کی کوئی حقیقت نہیں۔ نیز انہوں نے کہا کہ جرمنی کے ساتھ کوئی خاص معاہدہ نہیں۔ جاپان ہر ایسے ملک کے ساتھ ایسا معاہدہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ جو روسی انقلاب انگیز کارروائیوں کے خلاف متحدہ حفاظت کے لئے ایک ذریعہ بنایا جاسکے۔ برطانیہ اور امریکہ کے متعلق وزیر خارجیہ نے کہا کہ ان ممالک سے جاپان کے دوستانہ تعلقات ہیں جو امید ہے۔ آئندہ بھی قائم و مضبوط رہیں گے۔

جاپان کی خارجہ پالیسی

جاپان میں یہ کہنا ایک فیشن سا ہو گیا ہے کہ روکا ڈاکا بینہ اپنی خارجی پالیسی میں نمایاں طور پر ناکام رہی ہے۔ مگر درحقیقت ایسی کوئی بات معلوم نہیں دیتی۔ کہ اس محکمہ کو اس قدر زیر الزام گردانا جائے۔ روس کے ساتھ ماہی گیری کے حقوق کے متعلق معاہدہ استوار کرنے میں وہ کامیابی جاپان کو نہیں ہوئی۔ جس کی توقع تھی۔ مگر پرانا معاہدہ مزید ایک سال کے لئے قائم ہو گیا۔ اور بعید نہیں کہ اسی عرصہ میں زیادہ دیرپا بات طے پا جائے۔ تیل کشید کرنے کے حقوق کے سوال پر جاپان کو کھلی کامیابی ہوئی۔ اور چین میں بھی جاپان کو کوئی صورت گھاٹے کی پیدا نہیں ہوئی۔ دہشت زدگی کے واقعات کی بنا پر جو تنازعات پیدا ہوئے تھے۔ وہ طے ہو چکے ہیں۔ اور باقی دور رس اور زیادہ اہم سوالات کو صرف وقتی طور پر فراموش کیا گیا ہے۔ ان امور کو وقتی طور پر بغیر نتیجہ پر پہنچنے کے چھوڑ دینا جاپان کے لئے کسی نقصان کا موجب نہیں ہوا۔ کیونکہ ان سوالات کو فی الحال چھوڑ دینے کے باوجود عملی طور پر چین میں جاپان کی وہی پوزیشن اور حیثیت قائم ہے۔ جو پہلے تھی۔ مزید برآں دو کارنامے وزارت خارجیہ کے ایسے ہیں جن پر یہ محکمہ بجا طور پر فخر کر سکتا ہے یعنی آسٹریلیا کے ساتھ تجارتی معاہدہ کی تکمیل اور حکومت ہالینڈ کے ساتھ سمجھوتہ جس کی رو سے جنوبی سمندروں میں ان دونوں ملکوں کی جہازرانی کے مقابلہ کی سختی میں کمی واقعہ ہو جائے گی۔

وزیر جنگ سے جھڑپ

جب گورنمنٹ پر جیسا کہ پارلیمنٹوں کا قاعدہ ہے۔ لے دے ہوئی۔ تو ایک بات پر ایک ممبر مسٹر ہمادا اور وزیر جنگ میں جھڑپ ہو گئی۔ مسٹر ہمادا نے دوران تقریر میں کہا کہ فوجی حلقے اکثر کہتے سنے جاتے ہیں۔ کہ پولٹیکل پارٹیز چونکہ Corrupt ہیں۔ اس لئے ان کا کوئی فائدہ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ سارا قصور سیاسی جماعتوں کا ہی نہیں۔ بلکہ فوجی بھی اس لحاظ سے زیر الزام ہیں۔ کیونکہ خود انہوں نے سیاسی جماعتوں کو رشوت کی چاٹ لگائی۔ انہوں نے ہاؤس کو یاد دلایا۔ کہ ممبران پارلیمنٹ کے الاؤنس کو ۸۰۰ ین سالانہ سے بڑھا کر ۲۰۰۰ ین جو کیا گیا تو اس کا مقصد یہ تھا۔ کہ فوجی حلقوں کو پارلیمنٹ سے دو زائد فوجی ڈویژنیں قائم کرنے کے لئے منظوری لینے میں آسانی ہو جائے۔ وزیر جنگ نے اس تقریر کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ مسٹر ہمادا کی تقریر کے بعض حصے ایسے ہیں جن سے شاہی فوج کی ہتک ہوتی ہے۔ اس پر ہمادا نے اصرار کیا۔ کہ ان کو معین طور پر وہ حصے بتائے جائیں جن سے ہتک ہوتی ہے۔ تاکہ وہ اپنے الفاظ کو واپس لیں۔ مگر وزیر جنگ اس وقت کوئی ایسا حصہ نہ دکھا سکے۔ اور بات اس طرح ختم ہوئی۔ کہ بعد میں سٹینوگرافک رپورٹ دیکھ کر فیصلہ کیا جائے گا۔

تقریر و تحریر پر پابندیاں

مین نے آئیڈیا پارٹی کے چیف ڈائرکٹر مسٹر سکو رارو جی نے اپنی تقریر میں کہا کہ آئینی حکومت کا اصل الاصول یہ ہے کہ حکومت رائے عامہ کے مطابق مختلف امور کا فیصلہ کرے مگر جاپان میں صورت حالات یہ ہے کہ پریس اور تقریر پر پابندیاں عائد ہیں۔ اور بیرونی ممالک کی جو بھی خبریں آتی ہیں۔ وہ نیم سرکاری اداروں کی وساطت سے۔ بیرونی اخبارات اور رسالوں کا داخلہ بھی جاپان میں روک دیا جاتا ہے۔ اور کہا کہ یہ حالات بہت افسوسناک ہیں تعجب ہے کہ ان تقاریر کے جواب میں جو تقاریر وزراء نے کیں ان میں اس امر کا ذکر نظر نہیں آیا۔

وزیر مالیات پر اعتراض

وزیر مالیات پر حملے کا لب لباب یہ تھا کہ موجودہ بجٹ اور ملک کی عام اقتصادی حالت کے نتیجہ میں اشیاء کے نرخوں پر بہت اثر پڑا ہے۔ قیمتیں تیزی سے چڑھ رہی اور اس کا نتیجہ ملک کے حق میں اچھا نہ ہوگا جواباً وزیر مال نے کہا۔ کہ اگر اشیاء کی بڑھتی ہوئی گرانی سے ملک کی خوشحالی پر ناگوار اثر پڑتا نظر آیا تو حکومت ضروری کارروائی عمل میں لائے گی۔

تنخواہوں میں اضافہ کا مطالبہ مسترد ہو گیا

سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں ۱۹۲۹ء میں تخفیف عمل میں لائی گئی تھی۔ اب چونکہ تمام ضروریات زندگی مہنگی ہو گئی ہیں۔ یہ توقع اور بعض حلقوں میں مطالبہ تھا۔ کہ تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔ مگر حکومت نے فیصلہ

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ اسلام

مختصر رپورٹ بابت ماہ جنوری ۱۹۳۷ء

تبلیغ اندرون ہند

تبلیغ بذریعہ مجاہدین بدستور جاری ہے تحریک جدید کے مستقل مرکزوں کے حلقوں میں مجاہدین کی مسلسل دو سالہ تبلیغی کوششوں کا پبلک پر نمایاں اثر یہ ہوا ہے۔ کہ احمدیت کی اندھا دھند مخالفت کرنے والا عنصر قریباً معدوم ہو چکا ہے۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا۔ کہ مخالفت ہوتی ہی نہیں۔ بلکہ مخالفت کرنے والے ایسے مذاق کے لوگ ہیں۔ جن پر ان کے اپنے بھی اعتماد نہیں رکھتے اور شرفا اپنی مجلسوں میں ان کا بیٹھنا تک پسند نہیں کرتے۔

زیر اثر حلقہ کے لوگوں کے طرز کلام میں تہذیب اور مذہبی دلچسپی نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ تعلیم یافتہ طبقہ کے لوگ خصوصاً اور زمینداروں میں سے اہل فہم اصحاب عموماً احمدیت کی نہ صرف مخالفت ہی نہیں کرتے۔ بلکہ احمدیت کا ذکر دلچسپی سے سنتے ہیں اور شریفانہ طریق سے سوال و جواب کرتے ہیں اور اکثر تحقیق حق کو مدنظر رکھ کر استفسار کرتے ہیں بعض معزز اصحاب کے قلوب احمدیت سے مسخر ہو چکے ہیں۔ ان کے افعال اور ان کی زبانیں اس بات پر شاہد ہیں مگر بیعت کے لئے انہیں ابھی کسی قدر حجاب ہے اللہ تعالیٰ انہیں حقیقی طور پر احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق بخشے۔ مناظرہ ہست پور کے اثر کے ماتحت علاقہ مذکور کے ایک تعلیم یافتہ نوجوان کے احمدیت قبول کرنے پر رشتہ داروں نے ان کو سخت بدنی سزا دی ہمارے مجاہد کو قتل کی بھی دھمکی دی گئی ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دل کے پردوں کو اٹھا دے اور انہیں حقیقی اسلام میں داخل ہونے کی توفیق بخشے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں پانچ مجاہدین نے کام کیا۔ اور ۱۹ اصحاب داخل سلسلہ ہوئے۔

تبلیغ بیرون ہند

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حکم سے واقفین زندگی میں سے ایک اور مجاہد مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل کو تبلیغ اسلام کے لئے جاپان بھیجا گیا۔ اس وقت تک خدا کے فضل سے تحریک جدید کے ماتحت ۱۰ مجاہدین بیرون ہند بھیجے جا چکے ہیں۔ اور تمام مجاہدین اپنے مفوضہ فرائض میں شب و روز منہمک ہیں۔ جن کی ہفتہ واری رپورٹیں بذریعہ ہوائی ڈاک باقاعدہ دفتر تحریک جدید میں آتی ہیں۔ اور بعض کے اقتباسات اخبار الفضل میں شائع کرائے جاتے ہیں۔

مجاہد ہنگری کی آواز ملک کے ایک سر سے دوسرے سرے تک پہنچی۔ مادیت کے دلدادوں نے اس کو نظر استعجاب سے دیکھا بعض نام نہاد مسلمانوں کی آتش حسد بھڑک اٹھی۔ ان معدودے چند میں سے وہ شخص بھی تھا جس نے گذشتہ دنوں ہندوستان کا ایک لمبا سفر کر کے کچھ چندہ اکٹھا کیا اور جس نے بعض احراری میزبانوں کا حق مہمان نوازی ادا کرتے ہوئے ہنگری میں فساد کی آگ بھڑکانے کی انتہائی کوشش کرنے کا وعدہ کیا۔ لیکن پیشتر اس کے کہ وہ اپنے اس منصوبہ میں کامیاب ہوتا خود نہایت ذلیل و رسوا ہوا۔ وہاں کی اسلامی انجمن نے اعلان کر دیا کہ کوئی مسلمان اسے کسی قسم کا چندہ نہ دے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار چند معتبر تاجر پیشہ اصحاب کے علاوہ ہنگری کے نائب مفتی نے احمدیت کو قبول کیا۔ بیعت فارم پر دستخط کرتے وقت ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہا "آج میں نئے سرے سے مسلمان ہوا ہوں۔" ہندوستان کے مشہور سیاح East and West اور رسالہ Dr Baktay کے ایڈیٹر Minaret نے مجاہد ہنگری کی تحریک پر یونیورسٹی ہال میں "اسلام اور دیگر مذاہب" پر ایک تقریر کی جو سراسر حقیقی اسلام کے رنگ میں رنگین تھی۔

ملک محمد شریف صاحب مجاہد میڈرڈ کو ملک کے خطرناک حالات کے پیش نظر جب برٹش قونصل نے وہاں سے نکلنے کے لئے مجبور کر دیا۔ اور ان کے لئے وہاں رہنا ممکن نہ رہا۔ تو وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے بموجب رومن کیتھولک کے مرکز روم میں پہنچ گئے۔ احباب جماعت اپنے اس مجاہد بھائی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس نئے ملک میں احسن طریق پر تبلیغ اسلام کی توفیق بخشے۔

ایک مجاہد کا انتقال

احباب کو یہ سن کر نہایت صدمہ ہوگا۔ کہ ایک نوجوان جس کی ہمت و استقلال اور تبلیغی جوش کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا۔ کہ وہ مجاہد کابل پہنچی۔ اور ہر قسم کے خطرات برداشت کرتا ہوا کافی عرصہ اس نے جیل میں گذارا۔ لیکن حکام نے مجبور ہو کر اس خیال سے کہ جیل میں ہی وہ تبلیغ احمدیت کے فرض کی ادائیگی میں کامیاب نہ ہو جائے۔ اسے اپنی حراست میں سرکاری علاقہ میں پہنچا دیا۔ یہ مجاہد اسی جوش اور دھن میں چینی ترکستان جانے کی نیت سے روانہ ہوا۔ لیکن ابھی راستہ ہی میں تھا کہ برف باری کی وجہ سے راستے مسدود ہو گئے۔ اور اسے ہنزہ، ضلع بارہ مولا میں قیام پذیر ہونا پڑا۔ وہیں بیماری نے آگھیرا اور بالآخر وہ وہیں فوت ہو گیا اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اس کا نام عبد الستار خان تھا۔ اور ضلع شاہ پور کا رہنے والا تھا۔ ہمیں اس صدمہ میں مرحوم کے لواحقین سے دلی ہمدردی ہے۔ لیکن مرحوم نے خدا تعالیٰ کی راہ میں فداکاری اور جان نثاری کی جو مثال قائم کی ہے۔ اس پر ہمیں فخر ہے۔ اور مرحوم کے لواحقین کے لئے بھی قابل فخر بات ہے موت تو ہر ایک کے لئے مقدر ہے۔ لیکن کیا ہی مبارک اور قابل رشک ہے وہ موت جو خدا تعالیٰ کی راہ میں آئے۔ اور اس وقت آئے۔ جب کہ انسان تمام علائق سے منقطع ہو کر صرف خدا تعالیٰ کا ہو چکا ہو۔ یہ سعادت ہمارے اس نوجوان کو حاصل ہوئی ہے۔ اور اس وجہ سے اس کی موت موت نہیں بلکہ دائمی زندگی ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے نوجوانوں کو اس سے بھی بڑھ چڑھ کر سعادت حاصل کرنے کے مواقع میسر فرمائے۔

لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں کوئی نیا ٹریکٹ نہیں چھپوایا گیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے فرمودہ چھ خطبات جن میں حضور نے جماعت کی عملی اصلاح کے ذرائع بیان فرمائے ہیں۔ کتابی صورت میں تیار کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ تحریک جدید کے زیر انتظام پہلا تحریری مناظرہ جو بمقام ہست پور ضلع ہوشیارپور مابین جماعت احمدیہ و شیعہ اثنا عشری لگاتار چار دن تک ہوتا رہا۔ بموجب شرائط مناظرہ فریقین کے مشترکہ خرچ سے کتابی صورت میں تیار کیا گیا ہے۔ ہر دو کتابیں ۲ر و ۴ر فی کاپی علی الترتیب علاوہ محصولڈاک دفتر تحریک جدید سے مل سکتی ہیں۔

بورڈنگ تحریک جدید

بدستور سابق بورڈران تحریک جدید کی تعلیم و تربیت کا کام جاری ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں شدت کی سردی کی وجہ سے بعض بورڈران بیمار ہو گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت امیر المومنین کی ان بچوں کے لئے خاص دعاؤں کے طفیل بفضلہ تمام صحتیاب ہو گئے۔ فالحمد للہ طلبا کا تعلیمی سال ختم ہو رہا ہے۔ احباب جماعت اپنے بچوں کو اس بورڈنگ میں داخل کرائیں۔ بورڈنگ کے پراسپکٹس دفتر تحریک جدید سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

دارالصناعت

عرصہ زیر رپورٹ میں جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گورداسپور دارالصناعت کا ملاحظہ فرمایا۔ کارخانہ کے عرصہ قیام اور اس کے مقابلہ میں اُس کی ترقی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ لڑکوں کو کام کرتے دیکھکر خوشی کا اظہار کیا۔ کارخانہ کے بالائی حصہ پر بورڈنگ کا بھی ملاحظہ فرمایا۔

دفتر تحریک جدید

عرصہ زیر رپورٹ میں دفتر ہذا سے ۲۱۲ خطوط جاری ہوئے۔ اور ۲۸۱ وصول ہوئے۔ احباب کرام سے گذارش ہے کہ وہ تحریک جدید کے مطالبہ ۱۹ کے مطابق خاص طور پر دعائیں کرتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کی اس تحریک کو بہت جلد کامیاب فرمائے۔ اور ہر ایک کارکن کو ایسے رنگ میں کام کرنے کی توفیق بخشے۔ کہ جو سلسلہ کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید ثابت ہو سکے۔ آمین

انچارج تحریک جدید قادیان

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے متعلق ایک اعلان

اِنّی مُھِینٌ مَن اَرادَ اِھانتک کا تازہ ثبوت

اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ جو شخص بھی اس کے کسی فرستادہ اور برگزیدہ انسان کی تکذیب و توہین کے درپے ہوتا ہے۔ اُس پر چاروں طرف سے ذلت اور رسوائی برسائی جاتی ہے۔ اور مامور من اللہ کے مقابلہ پر اسے خائب و خاسر ثابت کر کے اہلِ عالم کو حق اور باطل میں امتیاز کرنے کا موقع بہم پہنچایا جاتا ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جنہوں نے مولوی محمد حسین بٹالوی کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اور آپ کی جماعت کی مخالفت میں اپنے آپ کو اول نمبر پر بتایا۔ انہی مسلمانوں کے ہاتھوں جگہ بجگہ ذلیل ہو رہے ہیں۔ جن کی راہ نمائی کا ان کو دعوےٰ ہے۔ عام مسلمانوں میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو جو قدر و منزلت حاصل ہے۔ وہ اس مکتوب سے ظاہر ہے۔ جو جلسۂ اہل حدیث "بریلی" کے موقع پر ان کے متعلق محمد سردار احمد صاحب سنّی حنفی مدرس دارالعلوم منظر اسلام بریلی" نے سیکرٹری صاحب اہلحدیث بریلی کو تحریر کیا۔ اور جیسے سنبھل ضلع مراد آباد کے پرچہ" اہلِ سنت" میں زیر عنوان" غیر مقلد مولویوں کا اقرار کہ مولوی ثناء اللہ غیر مقلد امرت سری گمراہ و بددین ہے" چھپ چکا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔

"...... زیادہ تعجب خیز یہ بات ہے کہ آپنے مولوی ثناء اللہ صاحب امرت سری کو گزشتہ سال دعوت دی۔ اور وہ آپ کے جلسہ میں شریک ہوا۔ آپنے اس سے تقریر کرائی اسے اپنے مذہب کا پیشوا سمجھا۔ آپ نے اور آپ کے علمانے فقط مجالست ہی نہیں کی بلکہ اسے اپنے ہم مذہبوں کا اور مسلمانوں کا واعظ بنایا۔ اور اس سال بھی اسے شرکت کی دعوت دی اور سب سے پہلے اسکا نام بڑے بڑے القاب کیساتھ شایع کیں۔ حالانکہ امرتسر وزیر آباد ملتان سیالکوٹ۔ دہلی۔ راولپنڈی بٹالہ اور دیگر شہروں کے غیر مقلدوں اور اہلحدیث کہلانیوالوں نے فتویٰ دیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری گمراہ اور گمراہ کرنیوالا جماعت اہلحدیث سی خارج صحیح حدیث کے مقابلہ میں اپنی رائے کو ماننے والا بلکہ اسکی تکفیر بھی کی ملاحظہ ہو کتاب اربعین مصنفہ مولوی عبدالحق غزنوی و دشترہ مولوی عبدالعزیز غیر مقلد سیکرٹری جمعیت

مقدمہ قبرستان کی سماعت

بٹالہ ۹ر فروری ۱۹۳۷ء آج پھر اس مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ جملہ ملزمین معہ اپنے وکلا کے موجود تھے۔ پولیس کا ریکارڈ کیپر چونکہ مطلوبہ کاغذات نہ لایا۔ اس لئے اس کی شہادت نہ ہوئی۔ اور صرف حسب ذیل شہادتوں کے بعد کارروائی ۱۲ ر تاریخ پر ملتوی ہو گئی۔

بیان چودھری عبدالرحمٰن صاحب ایل۔ ایل بی سٹوڈنٹ

منگو کی لڑکی کے دفن ہونے کے روز میں بھی قبرستان میں نو دس بجے گیا تھا۔ اس وقت تک سب احمدی واپس آ چکے تھے۔ اس وقت لالہ وزیر چند بعض سپاہی کچھ احراری اور چند ایک ہندو سکھ وہاں موجود تھے۔ لالہ وزیر چند نے کوئی بیان قلم بند نہیں کئے۔ وہ عبدالحی اور دوسرے احراریوں سے بات چیت کرتا رہا تھا۔ دو چار منٹ بعد راجہ عمر دراز آگیا۔ اس نے بھی لالہ وزیر چند عبدالحی اور دیگر احراریوں سے بات چیت کی مگر کوئی بیان قلم بند نہیں کئے۔ میں راجہ عمر دراز سے سات آٹھ گز کے فاصلہ پر کھڑا تھا ایک پولیس کنسٹیبل میرے پاس آیا۔ کہ تم کون ہو۔ مگر میں نے اسے جواب دینے کی ضرورت نہ سمجھی اور وہ چلا گیا۔ پندرہ منٹ کے بعد ایک ڈی ایس پی معہ گارد کے پہونچ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ڈی ایس پی نے محمد خاں حوالدار کو میرے پاس بھیجا۔ اور اس نے کہا کہ یہاں سے چلے جاؤ میں نے کہا میں نہیں جاؤنگا۔ ڈی ایس پی نے خود آ کر کہا کہ تم ہماری تفتیش میں مداخلت کرتے ہو۔ یہاں سے چلے جاؤ۔ میں نے کہا کہ بغیر تحریری آرڈر کے میں نہیں جاؤنگا۔ تھوڑے عرصہ بعد میں ڈی ایس پی راجہ عمر دراز۔ لالہ وزیر چند دیگر سپاہیوں احراریوں اور ہندوؤں سکھوں کیساتھ وہاں سے چلا گیا صرف دو تین سپاہی پہرہ کیلئے وہاں رہ گئے۔ میرے سامنے کسی نے وہاں کوئی بیان نہیں لیا۔

بجواب جرح۔ میں قبرستان میں اپنے آپ گیا تھا۔ کوئی خاص کام نہیں تھا۔ یہ دیکھنے گیا تھا۔ کہ وہاں کیا ہوتا ہے اس واقعہ کی رپورٹ میں نے کسی سے نہیں کی۔

بجواب عدالت۔ میرے قبرستان جانے سی قبل ظہور احمد ملزم مجھے بازار میں ملا تھا۔ اور اس نے بتایا تھا۔ کہ منگو کی لڑکی دفن ہو گئی ہے۔

بیان گواہ شیخ سراج الدین

۱۹۳۶ء میں میں قادیان میں رہتا تھا۔ میرا اور ملزم منگو کا راجہ عمر دراز نے زیر دفعہ ۱۰۷ چالان کیا تھا ہم نے بٹالہ کے بعض احراریوں کو ریتی چھلہ میں سے گذرنے سے روکا تھا۔ اس وقت راجہ عمر دراز بھی

مرکز اہلحدیث ہند لاہور ایکے حصہ ۲ پر ہے کہ اہل سنت علی الخصوص اہل حدیث مولوی ثناء اللہ کی صحبت اور مجالست سے بچیں صفحہ ۲۸ ظاہر میں مولوی ثناء اللہ نے اہل حدیث کا لباس پہنا ہے اور باطن میں ملحد و مفتری ہے۔ صفحہ ۳۵ :- لہذا میں تمام مسلمانوں کو تحذیراً متنبہ کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ کی کتابیں خصوصاً تفسیر جو اس کی تحریف ہے ہرگز نہ دیکھیں۔ صفحہ ۳۶ :- الحمد عز وجل اسلام اور اہل اسلام کو ایسے بے دینوں کے شر اور فتنہ سے بچا دے صفحہ ۴۴ :- مولوی ثناء اللہ کا اہل حدیث کہلانا اور اپنے مطبع کا اور رسالہ عقائد کا اور اخبار کا نام اہل حدیث رکھنا محض فریب دہی ہے اور دھوکہ دہی جس سے اس کی غرض و مقصود جہلائے اہل حدیث کو اپنے دام میں لانا اور اس ذریعہ سے ان کا مال مارنا اور ٹکے کمانا ہے۔ حدیث نبوی کا درپردہ یہ شخص منکر ہے۔ صفحہ ۵۰ :- مولوی ثناء اللہ بے شک گمراہ اور مخالف اہل حق کا ہے۔ اس کے قول و فعل سے بچنا نہایت ضروری ہے صفحہ ۵۲ :- آپ کے مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی غیر مقلد نے مولوی ثناء اللہ کی تفسیر کے متعلق اپنا یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ تفسیر ثنائی کے غلط ہونے میں تو کوئی کلام نہیں ہیں اس تفسیر میں مولوی ثناء اللہ صاحب کا موافق نہیں ہوں میں تو اسے نیا خبط سمجھتا ہوں۔ اور جس کو مولوی ثناء اللہ صاحب غیر مقلد کی گمراہی و بد دینی اور لامذہبی کے متعلق تفصیل درکار ہو تو وہ مولوی عبد العزیز غیر مقلد مذکور کے شائع کردہ رسائل۔ اربعین۔ فتنہ ثنائیہ فیصلہ مکہ کا مطالعہ کرے۔ ۔ ۔ ۔ اب آپ سے دریافت طلب امر یہ ہے کہ آپ اور آپ کے جلسہ کی شرکت کرنے والے غیر مقلد مولویوں کے نزدیک بھی مولوی ثناء اللہ امرتسری گمراہ ہے یا نہیں؟ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

مندرجہ بالا عبارت سے واضح ہے کہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام انی مھین من اراد اھانتک وضاحت کے ساتھ پورا ہو رہا ہے وہاں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے سیاہ نامہ اعمال کو سامنے رکھتے ہوئے اہل انصاف اور حق پسند لوگوں کے لئے غور کا مقام ہے۔ کہ یہ وہ سزا ہے۔ جو خدا تعالے کے مقدس مامور اور سچے سلسلہ کی مخالفت کی وجہ سے اس شخص کو اپنے ہم خیال اور مؤید گروہ سے مل رہی ہے۔ برعکس اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکر بھی آپ کے اور آپ کی جماعت کے مداح بن رہے ہیں۔ چنانچہ وقتاً فوقتاً متعدد زعمائے اسلام اور جرائد نے سلسلہ احمدیہ کی تائید اور تعریف میں بیانات شائع کئے ہیں۔ جن میں سے صرف ایک بطور نمونہ پیش کیا جاتا ہے "مسلمانان جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں۔ جو ایثار۔ کمربستگی۔ نیک نیتی اور توکل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آیا ہے۔ وہ اگر ہندوستان کے موجودہ زمانہ میں بے مثال نہیں تو بے اندازہ عزت اور قدردانی کے قابل ضرور ہے۔ جہاں ہمارے مشہور پیر اور سجادہ نشین حضرات بے حس و حرکت پڑے ہیں اس اولوالعزم جماعت نے عظیم الشان خدمت اسلام کر کے دکھا دی ہے"

(اخبار زمیندار۔ لاہور ۲۴ جون ۱۹۲۳ء)

کاش کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اب بھی اس حقیقت کو سمجھنے کی طرف متوجہ ہوں۔ کہ جس مقدس انسان کی مخالفت میں انہوں نے عمر بھر ایڑی چوٹی کا زور لگا کر ناکامی اور ذلت کا منہ دیکھ لیا ہے۔ اس کی جماعت دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اور اہل عالم کی نظروں میں معزز اور موقر ہو رہی ہے جو بین ثبوت ہے اس بات کا کہ خدا تعالیٰ خود سلسلہ احمدیہ کا حامی و ناصر ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار۔ خاکسار۔

ضلع گجرات کے ممبران اسمبلی

گجرات کے حلقہ انتخاب اسمبلی کے مندرجہ ذیل امیدوار تھے۔ چوہدری پیر محمد صاحب بی اے۔ چوہدری بہاول بخش صاحب۔ میاں محمد اکبر صاحب فاروقی اور سید غلام حیدر شاہ صاحب۔ جماعت نے چوہدری پیر محمد صاحب بی اے کی مدد کی۔ چنانچہ چوہدری صاحب موصوف کو خدا نے نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ ان کے حریف چوہدری بہاول بخش صاحب کہا کرتے تھے۔ کہ میں احمدیت کو کچل دونگا۔ اسکی بیخ کنی کر دونگا۔ مگر خدا نے انہیں کچل کر ثابت کر دیا ہے کہ کوئی شخص احمدیت کو گزند نہیں پہنچا سکتا۔ چوہدری پیر محمد صاحب کے چوہدری بہاول بخش سے ۱۳۰۰ ووٹ زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ کھاریاں سے میاں فتح محمد صاحب رئیس اور چوہدری فضل الٰہی صاحب وکیل کا مقابلہ تھا جماعت نے میاں فتح محمد صاحب رئیس کی مدد کی جس کے نتیجہ میں انہیں چوہدری فضل الٰہی صاحب وکیل پر زبردست فتح نصیب ہوئی اس موقعہ پر جماعت ہر دو کامیاب ہونے والے اصحاب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے مجرب نسخہ جات
آپ کے شاگرد کی دوکان سے

نعمت الٰہی۔ لڑکے پیدا ہونیکی دوائی

یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہٰذا جن دوستوں کو نرینہ اولاد کی ضرورت ہو۔ وہ ارسطوئے زماں استادی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی استعمال کرکے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے علاوہ محصول ڈاک دواخانہ معین الصحت سے ملتی ہے

قبض کشا گولیاں

قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالیٰ محفوظ دامن میں رکھے ایسی دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان غالب ضعف بصر دھند۔ کگرے۔ آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کیلئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو ایک اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یک صد گولی ایک روپیہ چار آنہ

مقوی دانت منجن

اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے دانت میلے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے، ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے تو ان امراض کیلئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایت دور ہو جاتی ہے اور دانت مضبوط ہو کر موتی کیطرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۱۲/

تریاق معدہ

درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الامان جس کو ہوتا ہے۔ وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کیلئے ہمارا تیار کردہ تریاق معدہ گردہ و مثانہ بحد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو خواہ مثانہ میں خواہ جگر میں ہو سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ جب وہ کنکر گھر کر باریک ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس (۱۲/)

حب نظامی رجسٹرڈ

یہ گولیاں موتی مشک زعفران کشتہ یشب عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت عزیزی کو بڑھانے میں بے حد اکسیر ہیں۔ جس پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ جگر سینہ گردہ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت باہ کے مایوسوں کیلئے تحفہ خاص ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی۔ چھ روپے :- المشتہر

خاکسار حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول نور الدین اعظم

دواخانہ معین الصحت قادیان

بفضل خدا تندرستی اور جوانی کا منہ دکھانیوالی جنہ کامیاب اور معتبر ادویات

سرمہ نور رجسٹرڈ

قادیان کا قدیمی، مشہور عام اور بے نظیر تحفہ

سرموں کا سرتاج

اطباء۔ ڈاکٹر۔ رؤساء۔ امراء و عوام کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے امراض چشم میں مفید۔ اور بے ضرر ثابت ہو چکا ہے

ضعف بصر۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ کوہانجنی پڑبال۔ اندھراتا۔ خارش۔ سرخی۔ پانی بہنا۔ ناخونہ۔ ابتدائی موتیا بند شب کوری چشم۔ لیپ۔ اور رطوبت وغیرہ وغیرہ

کیلئے تریاق ہے۔ امراض چشم میں تاثیر اور فوائد کے لحاظ سے اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے۔

طاقت کی گولی رجسٹرڈ

جواں مرد بنا کر صاحب اولاد اور شباب کی بہار دکھاتی ہے۔ قیمت شیشی یکصد گولی صرف اڑھائی روپے (عہ/)

طلاء عنبری

بیرونی مالش سے بلا تکلیف پٹھے دوبارہ زندہ ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ

اکسیر مردمی رجسٹرڈ

جریان جڑھ سے دور ہو کر دوبارہ طاقت پیدا نہ ہو تو ہم ذمہ دار۔ قیمت صرف دو روپے عہ/

کشتہ فولاد

کمی خون واعضائے رئیسہ کے لئے لاثانی اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپے فی ماشہ ۸/

تریاق معدہ رجسٹرڈ

معدہ جگر۔ آنتوں کی ہر تکلیف کے لئے بہترین دوائی ہے۔ قیمت شیشی اونس آٹھ آنے

اکسیر اٹھرا

اسقاط حمل و اٹھرا کا مجرب علاج ہے۔ بے اولادہ کا داغ اثر طبیہ مٹ جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲/ بارہ آنے۔ مکمل خوراک ۱۱ تولہ سات روپے۔

افروزی

مثلاً کانٹوں والا پھوڑا شرطیہ بغیر اپریشن کے نابود۔ داد چنبل۔ خارش اور ہر قسم کے زخموں کا تریاق ہے۔ قیمت فی شیشی اونس ایک روپیہ نصف اونس نو آنے ۹/

اکسیر النساء

ماہواری ایام کا کم و زیادہ آنا وقت پر نہ آنا۔ درد یا تکلیف سے آنا۔ اپھارہ اختناق الرحم۔ غرض امراض مستورات کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ/)

بچوں کا شربت

بدہضمی۔ پیچش۔ قبض۔ سوکڑا۔ دانت نکلنے کی تکلیف اور اکثر امراض اطفال میں اسکا استعمال شرطیہ مفید ہے۔ حالت صحت میں اس کا استعمال بچوں کو موٹا تازہ اور خوبصورت کرکے وزن بھی بڑھاتا ہے۔ قیمت شیشی چار اونس بارہ آنے دو اونس سات آنے (۷/)

سیلان الرحم

عورتوں کی سفید رطوبت کے اخراج کو جڑھ سے اکھاڑتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ

موتی منجن

پائیوریا۔ گوشت خورہ کے لئے تریاق ہے دانتوں کو مضبوط۔ چمکدار۔ کیڑوں کا قاتل جملہ عوارض امراض دنداں کا تیر بہدف علاج ہے۔ قیمت فی شیشی چھ آنے

قبض کشا

بلا تکلیف و بدمزگی قبض رفع ہو کر دائمی قبض بھی شرطیہ مفید ہے۔ قیمت پچاس گولی صرف نو آنے (۹/)

اکسیر طحال

تلی کا درد۔ سوزش۔ ورم۔ بلکہ معدہ جگر کے ہر قسم کے نقص کو دور کرکے طاقت پیدا کرتی ہے قیمت ایک روپیہ

اکسیر بواسیر

کے استعمال سے سب شکایت رفع ہو کر تکلیف سے چھٹکارا ہو جاتا ہے۔ قیمت صرف دو روپے

اکسیر خنازیر

سینکڑوں بار تجربہ میں آچکی ہے۔ موجودہ گلٹیوں کو بلا تکلیف نیست و نابود کرکے ہمیشہ کے لئے خنازیری جراثیم کا خاتمہ ہو جاتا ہے قیمت صرف تین روپے۔

جوارش عنبری

نہایت قیمتی و بہر طور مفید اجزا کا بے نظیر مرکب۔ بھوک بڑھانے والا۔ خون پیدا کرنے والا۔ اعضائے رئیسہ اور حافظہ کو درست۔ دماغی محنت۔ جسمانی تکان۔ بے حسی۔ غشی میں اس کی

ایک ہی خوراک

یقیناً چست و توانا بنا دیتی ہے ——!

قیمت فی شیشی پانچ تولہ

چار روپے للعہ

اس کے علاوہ ہر مرض کا علاج باقاعدہ طور پر کیا جاتا ہے جواب کے لئے جوابی کارڈ بھیجے

تمام ادویات ملنے کا پتہ

محمد حیات منیجر شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

ہندستان اور ممالک غیر کی خبریں!

نئی دہلی ۸ فروری۔ حکومت کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ملک معظم نے وزیر ہند کو اطلاع دی ہے۔ کہ میں بادلِ ناخواستہ اس فیصلہ پر پہنچا ہوں کہ میں اگلے سال ہندوستان میں دربار تاج پوشی منعقد نہیں کر سکتا۔ ملک معظم نے اس امر کا اضافہ کیا ہے۔ کہ تخت نشینی کے وقت میں نے جو ذمہ داریاں اپنے اوپر لی تھیں۔ اور جو عہد کئے تھے۔ ان کا ایفا ایسے خلاف توقع حالات میں میرے لئے یہ امر ناممکن بنا دیا ہے۔ کہ اپنی بادشاہت کے پہلے سال ایک طویل عرصہ کے لئے انگلستان سے باہر رہوں۔ ملک معظم نے اس امید کا اظہار کیا ہے۔ کہ وہ کسی مابعد تاریخ میں ہندوستان میں دربار منعقد کریں گے۔

کلکتہ ۸ فروری۔ روزنامہ "سٹار آف انڈیا" کا نامہ نگار خصوصی لنڈن سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ ملک معظم کے یوم تاج پوشی کے بعد مسٹر بالڈون اور مسٹر ریمزے میکڈانلڈ ریٹائر ہو جائیں گے اور کابینہ کی از سر نو تشکیل ہوگی اندازہ ہے کہ مسٹر نیویل چیمبرلین وزیر اعظم ہونگے اور سر سیموئیل ہور چانسلر مقرر ہو جائینگے افواہ ہے۔ کہ لارڈ ہیلشام لارڈ چانسلر کے عہدے سے مستعفی ہو جائینگے۔ اس لئے امید ہے کہ یہ عہدہ سر جان سائمن کو ملیگا

نئی دہلی ۸ فروری۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں زبانی سوالات دریافت کرنے کے متعلق قواعد میں تبدیلی کے لئے جو مسودہ قانون پر بحث ہوتی رہی۔ آج ۱۲ ترمیمیں پیش ہوئیں۔ ان میں سے صرف ایک ترمیم کو لا ممبر نے منظور کیا۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ ایک دن میں صرف ۵ زبانی سوالات دریافت کئے جائیں۔

ٹوکیو۔ (بذریعہ ڈاک) جاپان کی خفیہ پولیس نے بڑی جدوجہد کے بعد ۲۵۰ نوجوانوں کو بغاوت کر کے حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ عدالت کی کارروائی سے پتہ چلتا ہے۔ کہ انقلاب پسندوں نے ایک ایسی تحریک شروع کی۔ کہ جس کے ذریعہ جاپان کے متعدد دیہات بیک وقت اپنے آپ کو ایک سوسائٹی میں شمولیت کے لئے پیش کر دیں۔ ان کا خیال تھا۔ کہ اس طریقہ سے وہ ایسی سوسائٹی کا قیام ممکن بنا دینگے۔ جس میں کوئی شخص دوسرے کے مفاد کو قربان کرتا ہوا اپنے لئے اس کی بے بسی کا ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کے قبضہ میں ایک ایسی ایجاد ہے جس کی بدولت لنڈن پر یا کسی اور شہر پر ہوائی حملے بالکل ناکام رہینگے۔ یہ آلہ ۶ انچ یا اس سے زیادہ کے دہانے کی توپ کے ساتھ لگایا جا سکتا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ جب توپ کے ساتھ یہ آلہ لگا دیا جائے گا۔ اس کے گولے عین نشان پر جا کر بیٹھینگے۔ اور تیز سے تیز ہوائی جہاز بھی اس کی زد سے نہیں بچ سکیگا

جبل الطارق ۸ فروری۔ رائیٹر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ باغی فوج حدود ملاغہ میں داخل ہو گئی۔ اور ملاغہ کی گلیوں میں قتل عام کا سلسلہ جاری ہے۔

نیویارک ۸ فروری۔ اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ مڈویسٹ کے سیلاب زدہ علاقہ میں ۱۵۱ اشخاص لقمۂ نہنگ اجل ہو گئے۔ امریکن ریڈ کراس ایک لاکھ ۷۰ ہزار افراد کی خبرگیری کر رہی ہے۔ ۵۵۰۳۰ ڈالر امداد سیلاب زدگان کے لئے فراہم کئے گئے ہیں۔ ایک لاکھ ۲۰ ہزار مزدوروں کی محنت اور جدوجہد کے باعث مسی سی پی کا پانی کناروں سے باہر نہیں نکل سکا۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے ابھی سیلاب کے پورے جوش کا مقابلہ کرنا باقی ہے۔

بغداد ۸ فروری۔ عراق میں فن پرواز کی تعلیم دینے کے لئے حکومت نے ایک مدرسہ کھولا ہے۔ جس میں ۴ برطانوی ہوابازوں کو معلم مقرر کیا گیا ہے۔ اس مدرسہ میں حجاز۔ عراق اور یمن کے طلبا کو فن پرواز کی تعلیم دی جائے گی۔

ماسکو ۸ فروری۔ ترکی حکومت نے ملکی مصنوعات کو فروغ دینے کی سکیم پر خاص توجہ مبذول کی ہے۔ چنانچہ ترکی چرم اس سال کثرت کے ساتھ روس اور دیگر ممالک کو روانہ کیا گیا ہے۔ اور اس کے لئے باہر سے اس قدر آرڈر ترکی کارخانوں کو موصول ہوتے ہیں۔ کہ ان کے مطابق چرم کی مقدار مہیا نہیں کی جا سکتی۔

انگورہ ۸ فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ شاہ یونان اوائل اپریل میں انگورہ جائینگے۔ ان کی سیاحت ترکیہ کے متعلق بلغاریہ کے سیاسی اخبارات رقمطراز ہیں۔ کہ شاہ یونان کا سفر خاص سیاسی اہمیت رکھتا ہے۔ اس سے ترکیہ اور یونان کے تعلقات بہت زیادہ مستحکم ہو جائینگے معلوم ہوا ہے۔ کہ شاہ کیرول والئی رومانیہ بھی انہی دنوں انگورہ آ رہے ہیں۔

میڈرڈ ۸ فروری۔ جنگ پھر شدید صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ مختلف مراکز سے موصول شدہ اطلاعات سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ چنانچہ ویلنشیا کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ کارڈوبا سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر شدید جنگ ہو رہی ہے۔ اور سرکاری فوج کو سخت خطرہ درپیش ہے۔ بلباؤ کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ سرکاری فوج کے توپخانہ کی گولہ باری سے باغیوں کی ایک چھاؤنی نذر آتش ہو گئی۔ اویڈو پر سرکاری توپخانہ گولے برسا رہا ہے۔ میڈرڈ میں سرکاری فوج نے ایک براڈکاسٹنگ سٹیشن ضبط کر لیا ہے اور اس کے ہفتہ وار جریدہ کی اشاعت ممنوع قرار دیدی ہے یہ ضبطی اور ممانعت اشاعت اس بنا پر عمل میں آئی۔ کہ یہ اخبار سرکاری عہدہ داروں پر شدید الزامات عاید کیا کرتا تھا۔

لاہور ۷ فروری۔ ۹ فروری کو لاہور کے انتخابات کے سلسلہ میں ہندو مسلم اور سکھ امیدواروں کے جلوس نکالنے کے متعلق نقص امن کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے سینئر سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس نے اعلان کیا ہے۔ کہ الیکشن کے سلسلہ میں اس وقت تک کسی جلوس کے نکالنے کی اجازت نہ دی جائے گی۔ جب تک کہ اس کے متعلق باقاعدہ طور پر اجازت حاصل نہ کر لی جائے

امرتسر ۸ فروری۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۴ آنے سے ۳ روپے ۶ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۴ آنے ۹ پائی کھانڈ دیسی ۷ روپے ۲ آنے سے ۸ روپے ۶ آنے تک۔ کپاس ۶ روپے ۱۰ آنے روئی ۱۶ روپے سونا دیسی ۳۶ روپے ۲ آنے اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ہے

پشاور ۸ فروری۔ پولیٹیکل ایجنٹ نے ایک حکمنامہ جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے درہ خیبر مستورات کے لئے بھی کھول دیا گیا ہے۔

حلب ۸ فروری۔ حلبی نوجوانوں نے ملکی مصنوعات کو فروغ دینے اور غیر ملکی مال کے مقاطعہ کے لئے ایک کمیٹی بنائی ہے۔ جس نے تمام حلب میں زور شور سے کام شروع کر دیا ہے۔ اس تحریک کے باعث حلب کے یہودی تاجروں کو سخت نقصان برداشت کرنا پڑا ہے چنانچہ دو یہودی تاجروں کا دیوالہ نکل چکا ہے۔ حلب کے نوجوانوں نے عہد کر لیا ہے۔ کہ یہودی تاجروں کی سرمایہ دارانہ ذہنیت کو ختم کر کے چھوڑیں گے۔

نئی دہلی ۹ فروری۔ آج سر فیروز خان نون ہائی کمشنر فار انڈیا بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن روانہ ہو گئے۔

پشاور ۹ فروری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ لفٹننٹ آر۔ این بیٹی قائم مقام اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ وزیرستان کار کے ذریعہ میران شاہ بویا روڈ پر خاصہ داروں کا زر تنخواہ لئے جا رہے تھے۔ بویا کے قریب دن کے گیارہ بجے دس اشخاص کے ایک گروہ نے کمین گاہ پر سے کار پر گولیاں چلائیں لفٹننٹ بیٹی اور دو خاصہ دار جو ان کے ساتھ تھے۔ رائفل کی گولیوں سے ہلاک ہو گئے اور دو اشخاص مجروح ہوئے۔

الہ آباد ۷ فروری۔ فیروز آباد میں زیر دفعہ ۱۴۴ چند کانگرس کارکنوں کو تقریریں کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے یہ حکم دو ہفتوں تک جاری رہے گا۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی